رجسٹرڈ ایل نمبر
ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب

قادیان دارالامان ۲۴ / اگست ۱۸۹۹ء

مکتوب امام آخر الزمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخدومی مکرمی اخویم میر عباس علی شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد ہذا آنمخدوم کا خط پہنچا۔ جسقدر آنمخدوم نے کوشش اور سعی اُٹھائی ہے اور اپنے نفس پر مشقت اور تحمل مکروہات روا رکھا ہے یہ سب خداوند کریم کی عنایت ہے تا آپ کو اُس کے عوض مین وہ اجر عطا فرماوے جسکا عطا ہونا انھین کوششون پر موقوف تھا۔ جس کریم رحیم نے اس عاجز نالائق کو اپنے غیر متناہی احسانون سے بغیر عوض کسی عمل اور محنت کے ممنون اور پرورش فرمایا ہے وہ محنت کرنے والون کی محنت کو ہرگز ضائع نہین کرتا۔ خدا کی راہ مین انسان ایک ذرہ بات مُنہ سے نہین نکالتا اور ایک قدم زمین پر نہین رکھتا جسکا اُسکو ثواب نہین دیا جاتا۔ لیکن مین اسجگہ یہ بھی ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہون کہ آپ اپنے جوش دلی کے باعث سے لوگون کے پاس جاتے ہین کہ جو ظنون فاسدہ اپنے دل پر رکھتے ہین اور غرور اور استکبار نفس سے بھرے ہوے ہین یہ ہرگز نہین چاہیئے اس کام کی خداوند کریم نے اپنے ہاتھ سے بنیاد ڈالی ہے اور وہ ایسی اسباب کے تعلق ہو رہا ہے کہ شوکت اور شان دین کی ظاہر کرے اور اسبارہ مین اُس کی طرف سے کھُلی کھُلی بشارتین عطا ہو چکی ہین سو جس بات کو خدا انجام دینے والا ہے اُسکو کوئی روک نہین سکتا۔ دنیا مردار ہے اور جسقدر کوئی اُس سے نزدیک ہے اُسی قدر ناپاکی مین گرفتار ہے اور بد باطن اور بدبودار ہے اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ مؤمن کے لیئے لازم ہے کہ دنیادار کے سامنے تذلل اختیار نہ کرے اور اُس کی شان باطل کو تحقیر کی نظر سے دیکھے۔ انسان دنیادار کے سامنے نرمی اور تواضع اختیار کرتا ہے یہانتک کہ حضرت خداوند کریم عزّ و جل کے نزدیک مشرک ٹھیرتا ہے سمجھنا چاہیئے کہ بجز قادر توانا کے کوئی کام کسی کے اختیار مین نہین اور تمام آسمان و زمین اور تمام دل اُس کے قبضہ مین ہین اور قدرت سخت درجہ پر متصرف ہے اور اگر وہ کسی کام مین توقف کرتا ہے تو اسلئے نہین کہ وہ اُس کے کرنے سے عاجز ہے بلکہ اُس توقف مین اُس کی حکمتین ہوتی ہین مخلوق سب ہیچ اور ادنے سے ادنےٰ اور مردہ ہے نہ اُس سے کچھ نقصان متصور ہے اور نہ نفع۔ دنیادارون سے مطلب براری کے لیئے نرمی کرنا دنیادارون کا کام ہے۔ اور یہ کام خالق السموات و الارض کا ہے مجھکو یا آپ کو لازم نہین کہ ایک بدنصیب دنیادار سے ایسی لجاجت کرے کہ جس سے اپنے مولی کی کسرِ شان لازم آوے جو لوگ ذات کبریا کا دامن پکڑتے ہین وہ متکبرون کے دروازہ ہرگز نہین جاتے اور لجاجت سے بات نہین کرتے سو آپ اس طریق کو ترک کر دین اگر کسی دنیادار مالدار کو کچھ کہنا ہو تو کلمہ مختصر کہین اور آزادی سے کہین اور صرف ایک بار پر کفایت رکھین۔ اور یار محمد کو روپے بھیجنے سے منع کر دین

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں و الیان ریاست اور ولایت کے یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی دھند جالا پڑوال غبار پھولا قابل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عا ممیری کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۸؍ خالص ممیرہ فی ماشہ عنہ ۲۰ مصری سرمہ فی تولہ ۴؍ خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی ممیری سرمہ کے اشتہار و نسے بچنا چاہیے۔

المشتہر۔ پروفیسر میا سنگہ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیری کا سرمہ جو سردار میا سنگہ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھہ آنا کہتے ہین جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سب کا گیا ہے کہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شئے نہین ہے۔ اس سے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹر کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے۔ اس لئے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی ایم بی ایم سانگی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی۔

۲ مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگہ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مینے اس کا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی بعمرہ ۴۰ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اس کی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھین ان مین سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اس کی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی مرض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وکمشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج

۳ مین نے ممیری کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگہ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل

۴ مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیری کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگہ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنی زیر علاج کئی اک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری رائے مین بینائی قائم رکھنے کے لئے ممیری کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ جو لاہور کے نیشنل بنک مین اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے۔

انوار احمدیہ پریس قادیاں دارالامان میں شیخ یعقوب علی مالک وایڈیٹر کے لئے چھپکر شایع ہوا۔

اور مناسب ہی کہ آپ یہ سلسلہ عزیب مسلمانون مین جاری ۔ کھین دوسرے لوگون کا خیال چھوڑ دین اس مین ذرہ تردد نہ کیا کرین ۔ تعجب کہ آپ جیسے آدمی متردد ہو جائین ۔ اگر ایک کافر جسمین جو دولت مند ہو کسیکو وعدہ دے جو مین تیری مشکلات پر بڑی مدد کرون گا تو وہ اُس کے وعدہ سے تسلی پکڑ جاتا ہے لکھا ہے کہ اول مرتبہ مین جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابی کو برعایت ظاہر اپنی جان کی حفاظت کے لئے ہمراہ رکھا کرتے تھے پھر جب یہ آیت نازل ہوئی واللہ یعصمک من الناس یعنی خدا تجھکو لوگون سے بچائے گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سبکو رخصت کر دیا اور فرمایا کہ اب مجھکو تمھاری حفاظت کی ضرورت نہین اسواسطے سمجھین کہ ایک مرتبہ اس عاجز کو خدا تعالی کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ اگر تمام لوگ مُنہ پھیرین تو مین زمین کے نیچے سے یا آسمان کے اوپر سے مدد کر سکتا ہون ۔ پھر جب قادر رحمن رحیم ساتھ ہے اور اُنکی طرف سے مواعید ہین تو کیا غم ہے دنیادار کیا چیز ہین اور کیا حقیقت تا اُن کے سامنے لجاجت کی جائے اور اگر خدا چاہتا تو اُن کو ایسا سخت دل نہ کرتا ہم نے یہی چاہا تا کہ اُس کے نشان ظاہر ہون ۔ تاریخ ۲۴ر اکتوبر ۱۸۸۳ء مطابق ذوالحجہ سنہ ۱۳۰۰ ہجری ۔

اسلام پر ایک نظر

از مولانا مولوی نورالدین سلمہ ربہ

اسلام نے کوئی عمدہ تعلیم اور پسندیدہ بات نہین جس کا حکم اور کوئی بری اور ناپسند بات نہین جس کی ممانعت نہ کی ہو ۔ بارہا سوال ہوا ہے اسلام کو ہماری معاشرت اور دنیوی امور مین دخل ہے یا نہین مجھے یقین ہے

اسلام ہمارے اُن امور مین جنکا تعلق ہماری عام حالت صحت اور مرض سے ہے راحت بخش متقن ہے (یعنی صحت یا مرض روحانی ہو یا جسمانی ۔ ہان ایسے امور مین جو خاص ملک یا خاص آب و ہوا یا خاص اسباب مختص الزمان یا مختص المکان کے ساتھ تعلق رکھتے ہون

اسلام آزادی بخش مذہب ہی

توحید کا وہ بیان کہ ہادی علیہ الصلوۃ والسلام اپنی عبودیت کا اقرار ایمان کا لازمی جزو قرار دے کوئی انکار کر سکتا ہے ؟ کہ کتب سابقہ کے ان الفاظ نے "اسرائیل میرا پہلوٹھا ہے" "میرا اکلوتا بیٹا" "موسی خدا سا" وغیرہ وغیرہ اور سجدہ کی عام رسم نے توحید الوہیت مین نقصان نہین پہنچایا ؟

ویدون مین اگر صاف صاف حکم ہوتا کہ سورج اور چاند اور عنصری آگ اور دیوون کو سجدہ اور عبادت نہ کرو تو یہ جھگڑا جواز یا عدم جواز بت پرستی کا آریہ ورت مین کیون پڑتا ۔

اخلاق وہ کسی نبی پر کوئی اعتراض نہین سب کا ماننا سب کا ادب اسلام مین ضرور ہوا ؟

قولوا للناس حسنا

لوگون سے بھلی باتین کہو

ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ

(اور تم لوگ اُنکو بُرا کہو جو ماسوی اللہ کو پکارتے ہین) اس سے بڑھکر کون حکم ہے جو مصدر اخلاق ہو سکے ۔ تعجب آتا ہے الزامی طور پر بھی قرآن عیوب کا اشارہ نہین کرتا ۔

آپ نے کوئی حکم ایسا نہین فرمایا جسمین آج ہمین کہنا پڑے کہ کاش اسلام مین یہ حکم نہ ہوتا ۔ کسی ایسی چیز سے منع نہین فرمایا جس مین آج ہم کو یہ کہنے کی ضرورت ہو کہ کاش اسلامیون کو منع نہ فرماتے ۔

تمام عمدہ اور ستھری چیزون کی اجازت ہے ۔ کل بری اور خبیث اشیاء سے ممانعت ہے ۔ نہایت پسندیدہ صفات مین عدل تھا

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ بِالْعَدْلِ

(تحقیق اللہ تعالی عدل کا حکم دیتا ہے) فرما کر اس کی تاکید کی ۔ اور ظلم سے

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ۝

(خبردار ہو خدا کی لعنت ظالمون پر ہی) کہہ کر سخت ممانعت کی ۔ (شرک بڑا ظلم اور عدل کی ضد ہے ۔) صدق ہو

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

(مومنو! تقوی اللہ اختیار کرو اور صادقون کے ساتھ ہو جاؤ)

کہا اور کذب کے حق مین

لَعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ

(جھوٹے پر خدا کی لعنت ہے) فرمایا ۔ منشاء صفات کاملہ علم ہے اُس کے لیئے

قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

(کہ اے رب میرا علم بڑھا) آیا ۔ منشاء شرور جہل ہے اُسے

اِنِّیْ اَعِظُکَ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ

(مین تجھے نصیحت کرتا ہون کہ تو جاہلون مین سے نہ ہو) کہہ کر ہٹایا ۔ احسان کی ترغیب

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ

(اللہ تعالے کی رحمت احسان کرنے والون کے قریب ہوتی ہے ۔) سے ظاہر ہے ۔ اور مد مقابل کی برائی

وَاِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْھَا وَیُھْلِکَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ ۝

(اور جب پیٹھ پھیرے دوڑتا پھرے ملک مین کہ اُس مین ویرانی کرے اور ہلاک کرے کھیتیان اور جانین اور اللہ فساد کرنے والون کو دوست نہین رکھتا۔) سے عیان ہے۔

معاد اور قیامت کا اعتقاد جو ہر خوبی اور نیکی اور دلی محبت وسلوک کا سرچشمہ اور تمام خوشیون اور امیدون کی غایت ہی ایسے دلائل قویہ قانون قدرت سے مستحکم کیا ہے کہ اس سے زیادہ ممکن نہین۔ ہان علوم مین جادو ٹونے نجوم کا عملی حصہ وغیرہ رہبانیت سے۔

وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ

(اور پیچھے لگے ہین اُس علم کے جو پڑھتے تھے شیطان سلطنت ملک سلیمان کی) فرما کر منع فرمایا۔ تمام امت کو کس امر کی تاکید کی۔ امت کو کیا کام سپرد کیا۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

(یعنی تم سب اُمتون سے جو پیدا ہوئین بہتر ہو لوگون مین پسندیدہ باتون کا حکم کرتے ہو اور بری اور ناپسندیدہ باتون سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔) اسلام کی خوبی کیا بتائی۔ من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ یعنی اسلام کے معترف مسلمان کی خوبی یہ ہے کہ وہ بیفایدہ غیر مقصود چیز کو چھوڑ دے اور پھر ایمان کا مدار اسپر رکھا لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ یعنی تم مین سے کوئی مؤمن کامل نہین ہو سکتا جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے اُس چیز کو دوست نہ رکھے جو وہ اپنے نفس کے لئے دوست رکھتا ہے۔

یہ ہے **اسلام** اور اُسکی **تعلیم**

اب بتلاؤ کہ ایسے ملک مین جو سراسر جہالت ہو اور کوئی کتاب اُس ملک مین نہ ہو ایسی بصیرت اور تعلیم کا آدمی جسکی تمام تعلیم قوئی فطری اور قانون قدرت کے موافق ہو جس مین تمام روحانی ضرورتین موجود ہون اگر معجزہ اور خرق عادت نہین تو نظیر دو۔

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب
کے
درس قرآن مجید مین سے چند باتین

(ہمارے اپنے الفاظ مین)

خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ

ہم نے انسان کو خلاصہ مٹی سے پیدا کیا

صلصال کے دو معنے ہین اور دونون صورتون مین قرآن کریم کا فلسفہ متعلق پیدایش انسان صحیح اور درست ہے اول صلصال کہتے ہین خلاصہ کو اور یہ اس صورت مین سلۃ سے نکلا ہے۔ دوم جبکہ یہ صلۃ سے مشتق ہو اُسوقت اس کے معنے ہین مختلف اجزا مین سے کھنچا ہوا۔

بہرحال انسان کی پیدایش پر غور کرو۔ ایک دانہ جو زمین مین ڈالا جاتا ہے مٹی کے ساتھ ملکر وہ ایک پودہ کی صورت مین نشو ونما پاتا ہے گویا اُس دانہ کا خلاصہ وہ درخت ہے اور اُس درخت مین سے ایک سبز بال نکلتی ہے جو اُس پودہ کا لب لباب ہی پھر مختلف عمل کرنے کے بعد وہ دانہ جدا ہوتا ہے اور پھر اُس دانہ کا خلاصہ ایک آٹا بنتا ہے اُسمین بھی بعض اجزا ملے ہوتے ہین اس لئے اُسکا خلاصہ چھلنی کے ذریعہ نکلتا ہے اور انسان اُسکو کھاتا ہے۔ معدہ مین جاکر مختلف قسم کے تیزاب اُس کے خلاصہ بنانے مین کام کرتے ہین۔ غذا کو اندرونی مشین مین بہت مرتبہ چکر کھانا پڑتا ہے یہان تک کہ آخر اُس کا فضلہ پاخانہ کے راستہ سے نکل جاتا ہے اور پھر اصل خلاصہ خون کی شکل اختیار کرتا ہی جب کہ جگر صفرا کو الگ کر دیتا ہے۔ اور پیشاب الگ ہو جاتا ہے ازان بعد یہ خون حرکت کرتا ہوا خصیہ مین پہنچتا ہے جہان منی بنتی ہے اور جو انسان کی پیدایش کا موجب ہوتی ہے لیکن ابھی یہ خلاصہ ہوتا ہے اور اُس منی سے پھر تو ڑا (علق) بنتا ہے اب غور کرو کہ کیسا خلاصہ ہے قرآنی فلسفہ کی تائید مشاہدہ قدرت کیسے کھلے کھلے طور پر کر رہا ہے۔

یہ ہے قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے کا ایک زبردست ثبوت منجملہ اور دلائل قویہ کے۔ غرض خدا تعالے نے جو کچھ فرمایا ہے وہ بالکل سچ ہے۔

أَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ

مجھے یوم بعث تک ڈھیل دے۔

یہ شیطان کا مقولہ ہے۔ جو سورۃ الحجر مین اللہ کریم نے نقل فرمایا ہے۔ شیطان کیا ہے؟ اُسپر اسوقت کسی بحث کی ہمکو ضرورت نہین متعدد مرتبہ مختلف صورتون مین شیطان کی متعلق مضامین ہم شایع کر چکے ہین اور خدا تعالے چاہے گا تو کسی وقت جداگانہ بحث بھی اس مضمون پر ہوگی سردست ہمکو یہ بتلانا ہے کہ یوم یبعثون سے کیا مراد ہے۔ بعثت کے دن سے قیامت بھی مراد ہوتی ہے مگر اس مقام پر قیامت مراد نہین بلکہ اس مقام پر انسان کا اپنی غفلتون سے بیدار ہونیکا ذکر ہے۔ انسان دھوکھا کہا سکتا ہے جبتک کہ اس کے اندر ایک نئی تبدیلی نہ ہو۔ پاکیزہ خیالات پاکیزہ باتین اُسمین پیدا نہ ہون جب انسان اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرتا ہے تو وہ گویا اپنی پہلی حالت سے جو موت کے مشابہ ہوتی ہے نئے سر سے پیدا ہوتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام یا اُن کے نقش قدم پر آنے والے مجددون کیوقت بھی ایک بعثت ہوتی ہے۔

تو اصل بات یہ ہی جو اس آیت مین

اللہ کریم نے بیان فرمائی ہے کہ انسان اُسی وقت تک شیطان کی حکومت کے نیچے رہتا ہے جب تک کہ وہ صلاحیت اور تقوی پیدا نہین کرتا۔ لیکن جب وہ مخلصین کے زمرہ اور عباد اللہ کے گروہ مین داخل ہو جاتا ہے تو شیطان کا کوئی تسلط اُس پر نہین رہ سکتا۔ جیسا کہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ یہ بات ہمارے اپنے خیال مین مایوس کرنے والی ہے کہ شیطان قیامت تک انسانکو گمراہ کرتا ہے۔ کیونکہ جب قیامت تک ایک باعث اور محرک سیآت لگا ہوا ہے تو بیشک انسان ایک مخمصہ مین ہے۔ مگر یہ بات نہین انسان جس وقت چاہے اس کے محرکات سے بچ سکتا ہے۔ عِبَادُ اللّٰہِ کے زمرہ مین آئے اور فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ معزز خطاب حاصل کرے پھر اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْہِمْ سُلْطَانٌ خدا کا وعدہ سچ ہے۔ ہان ضرورت ہے تبدیلی کی ضرورت ہے تقوی اللہ اور خشیت الٰہی کی ضرورت ہے ایک مخلص دل کی۔ پھر اللہ تعالے کا فضل خود دستگیری کرتا ہے۔ پس جو چاہتا ہے کہ شیطان کی غلامی سے نکلے اور ملائکۃ اللہ اُسے سجدہ کرین وہ

وہ دل پیدا کرے

جو آدم کو ملا

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ

جہنم کے سات دروازے ہین۔

حضرت مولٰنا صاحب نے اسپر فرمایا کہ خدا تعالے کے خاص فضل مین سے جو اُس نے فہم قرآن کے متعلق مجھے دیا ہے یہ بھی ہے کہ جہنم کے سات دروازون کی حقیقت بتلائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بتلائی۔ وہ سات راہین یا سات دروازے جنسے انسان جہنم مین داخل ہوتا ہے یہ ہین۔

اوّلاً۔ اللہ تعالے کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کرنا۔

ثانیاً۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔

ثالثاً کسی کو ناحق قتل کرنا۔

رابعاً۔ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا

خامساً فی سبیل اللہ جنگ مین پیٹھ دینا۔

سادساً یتیمون کا مال کھانا۔

سابعاً جھوٹی قسم کھانا۔

پس ان سات راہون کو چھوڑو کہ جہنم تک لیجاتے ہین۔ ہمکو اور ہمارے پڑھنے والون کو اللہ تعالے محفوظ رکھے آمین ـــــ آمین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُ اللّٰہَ الْعَلِیَّ الْعَظِیْمَ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

دوستو اک نظر خدا کے لئے

مسیح موعود کے جان نثار خادم۔ حضور ممدوح ایدہ اللہ کے مقاصد سے واقف۔ دینی ضرورتون کی مہیا کرنیکی پیاس رکھنے والی قوم۔ پھر مین ناحق کا دردسر اُٹھاکر قصہ کو لمبا کرون زمانہ کے معروف چکنے چپڑے فقرے لکھون کیا حاصل صاف اور سیدھی بات سنائے دیتا ہون کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کو آپ کی ہمدردی کی سخت ضرورت ہے۔ ممکن ہے کہ اب تک بعض کو معلوم نہ ہو کہ مدرسہ کا خرچ کہان تک بڑھ گیا ہے اور یہی وجہ اُن کی بے التفاتی کی ہو۔ سو سُن لو۔ یکم اگست سے مدرسہ کا ماہوار خرچ مالغ ۱۱۰ ہوگیا ہے۔ علاوہ ماسٹر شیر علی صاحب بی اے کے ایک لایق ٹرینڈ انڈر گریجوایٹ سکنڈ ماسٹر منگوایا گیا ہے۔ اس سبب پر بورڈنگ ہوس بنانے کے لئے روپیہ درکار ہے اسلئے کہ طلباء مدرسہ کی ترقی کی تعداد قطعاً اسی پر موقوف ہے۔

وائی چندہ دینے والے مقرر رقم مین کچھ اضافہ کرین۔ غافل ہوشیار ہو جائین۔ اور خدا کے لئے مافات کی تلافی کرین اور معقد در والے اچھی یکمشت رقمون سے اعانت کرکے اجر لین۔ وَالسَّلَامُ

المشتہر

عبدالکریم سیالکوٹی

منجانب سکرٹری مدرسہ تعلیم الاسلام

خطبہ

موعظت

جو حضرت مولٰنا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے ۲۸ر جولائے ۱۸۹۹ء کو پڑھا

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَۃٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۔ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ سورہ توبہ

جب اللہ کیطرف سے کوئی سورۃ

اُتاری جاتی ہے تو اُن مین سے بعض لوگ کہتے ہین کہ اس سورہ کے نازل ہونے سے کس کے ایمان مین ترقی ہوئی۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ ترقی اُن لوگون کے ایمان مین ہوئی ہے جنکو پہلے سے نور ایمان و یقین عطا ہوا ہے نئی سورۃ کے نازل ہونے سے انکو ایک نئی لذت اور نیا سرور ملتا ہے آپس مین خوشیان مناتے ہین لیکن جن کے دل مین روگ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نہین جانتے اُن کے خبث باطن کو اور بھی ترقی ہوتی ہے اور کیٹ پر کیٹ بڑھتی ہے یہان تک کہ انسی عناد و عداوت اور اُنکی جلن و سوزش مین ہلاک ہو جاتے ہین۔

خدا تعالےٰ نے انسانی فطرت کی افتاد ایسی رکھی ہے کہ وہ بہت جلد مختلف اسباب سے غفلت کے نیچے دب جاتی ہے چونکہ غفلت کے اسباب سہل اور آسان اور بظاہر خوشنما اور راحت بخش نظر آتے ہین نادان انسان اُن سے متاثر ہوکر غفلت کا بندہ اور غلام بنکر خدا سے دور جا پڑتا ہے۔ ایک ایسا زنگ دل پر بیٹھ جاتا ہے جسکے صیقل کرنے کے ہتھیار (جو استغفار اور رجوع الی اللہ ہین) بدون فضل الٰہی حاصل نہین ہو سکتے۔

مشاہدۂ قدرت مین جو خدا تعالیٰ کا کھلا ہوا صحیفہ ہے ہم دیکھتے ہین کہ جیسے نازک اور خوشنما پھول وقت پر آبپاشی چاہتے ہین اور بدون اسکے وہ تازہ اور شگفتہ رہ ہی نہین سکتے خواہ وہ پانی زمین سے آوے یا آسمان سے ٹھیک اسی طرح پر ایمان و یقین کا راحت رسان پھول شگفتہ نہین رہ سکتا جب تک کہ تازہ اور زندہ نشان جو ایمانی ترقی کا موجب ہوتے ہین نازل نہ ہون۔ اگر ایسا نہو تو جیسے وہ غنچہ بند کا بند ہی پڑ مردہ ہو جاتا ہے جبکہ اُسکو عین وقت پر پانی نہین ملتا۔ ویسے ہی ایمان کا لہلہاتا پودہ یکدم مرجھا کر مردہ ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم نے اس امر پر ایک بات بیان کی ہے۔

فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ

یہ نصاریٰ اور یہود کی قساوت قلبی اور سنگ دلی کی وجہ بیان فرمائی ہے کہ کیونکر وہ انبیاء علیہم السلام کی پاک ہدایات اور مقدس نصائح کو بھول گئے) جواب دیا ہے **فطال علیہم الامد** اُن کی امیدونکا زمانہ دراز ہوگیا اُن کی اس انتظاری پر کہ کوئی عالم باعمل آوے مدتہائے دراز گذر گئین۔ اُن کی شبہائے تار کی انتہا نہ ہوئی۔ آخر سنگ دلی اور اپنے مخترعہ خیالات مین مشغول ہو گئے۔

اس سے صاف طور پر پتہ لگتا ہے کہ جیسے بارش وقت پر سرسبز کرتی ہے اور انسانون کے کھیتے غلہ سے بھرتے ہین ایسے ہی روحانی بارش کی ضرورت شجر ایمان کے نشو و نما اور تر و تازہ ہونے کے لئے ہے۔ بڑی ہی بدقسمت ہے وہ قوم! جس مین روحانی سرسبزی اور بہتری کے لئے یہ سلسلہ نہین ہے!!

بڑا ہی بدنصیب ہے وہ انسان! جسکی امیدون کا خاتمہ ہوچکا اور جسنے مان لیا کہ فلان فلان وقت تک یہ سلسلہ چل کر محدود ہوگیا ایسے انسان! ایسی قوم کے نزدیک خدا تعالےٰ کہان قادر مطلق! اور کہان ہمہ امید اور ہمہ رحمت ہو سکتا ہے۔ سچ پوچھو تو اُن کا خدا خدا ہی نہین بلکہ ایک مردہ اور بیجان دیا خدا ہے۔ پھر بالمقابل وہ قوم کیسی مبارک اور بیدار بخت قوم ہے! جنکا ایمان ہے کہ بر ضرورت حقہ پر اللہ تعالےٰ کا کلام نازل ہوتا ہے اور اُسی نظام کے موافق جو اس جسمانی اور ظاہری سلسلہ مین ہم دیکھتے ہین کہ جب شدت کی گرمی پڑتی ہے تو مانسون ٹھنڈے جھونکے نیک نیک طبیعتون کو نزول باران رحمت کی بشارت دیجاتے ہین اسی طرح پر ہان ٹھیک اسی نظام پر ایمان خشک سالی اور یقین او معرفت کی آہ ڑ لگنے پر اجب بارش نہین ہوتی اُسکو اوڑ لگنا کہتے ہین) ایڈیٹر۔ خدا تعالےٰ کی رحمت جوش مارتی ہے اور اپنے برگزیدہ کے ذریعہ روحانی بارش بھیجکر مردہ اور خشک ایمان مین ایک نئی روح پیدا کر دیتی ہے اور یقین اور معرفت کی آنکھ کو کھولدیتی ہے۔

آج روئے زمین مین دیکھلو یہ آیت موجود ہے مگر ذرا سوچو اور بلند نظری سے کام لو کہ اس سے لذت اُٹھانے والی کون قوم ہے؟ وہ کون لوگ ہین جنکو ایمان اس کے پڑھنے سے تازہ اور مضبوط ہوتے ہین؟ کیا وہ جو باوجودیکہ دیکھتے ہین کہ جسمانی نظام مین وقت پر بارشین ہوتی ہین لیکن روحانی دنیا مین اب ابد الآباد کے لئے روحانی بارش کا امساک قرار دے بیٹھے ہین؟ یا کیا وہ جو مانتے ہین کہ اب بھی خدا اپنے برگزیدہ بندہ کے ذریعہ سے اپنے فضل و رحمت سے دنیا مین معرفت اور یقین کی روشنی پھیلا رہا ہے اور روحانی امراض کے مبتلاؤن کے لئے اُس کا **مسیح** تریاق القلوب کے ذریعہ سے ایک زندگی بخش رہا ہے؟ یقیناً یقیناً وہی آخری قوم! وہی آخری گروہ!! جو **اٰخرین منھم** کا مصداق ہے وہ بدنصیب کیا لذت اُٹھا سکینگے جنہون نے خدا کو ایک گونگا خدا بنایا ہے!!!

ہمارے ہادی کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک وقت ہی اُس روحانی معلم کے پاس کچھ لوگ جمع ہوئے اُن کی تعلیم و تربیت کیونکر ہوئی؟ اسکو کچھ وہی لوگ سمجھ سکتے ہین جنکے دل نور سے بہرہ ور ہین مگر وہ جو لوگون کے خود ساختہ و خود تراشیدہ خیالات کی پیرو ہین وہ تو غالباً سمجھ ہی نہین سکتے کہ صحابہ نے سلوک کی منزلین کیونکر طے کین۔ مختلف اخلاقی قوتون کے پیدا کرنے کے لئے کیا سامان کیا جو ایسے مستقیم الایمان لوگ پیدا ہو گئے جنہون نے صرف صرف اپنی روحانی اور ایمانی قوت اور یقین کی طاقت سے دنیا کو دکھلا دیا کہ وہ کیسے کیا بن سکتے تھے! اور بن گئے کبھی وہ دیکھتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر دشمنون کیطرف سے

ایک ایسا حملہ ہوا ہے کہ اگر وہ خدا تعالیٰ کی آغوش ربوبیت کا تربیت یافتہ نہ ہوتا تو ہلاک ہو جاتا۔ کبھی بدر کی لڑائی آپکی عظمت کا نشان ہوتی ہے کبھی احزاب کبھی فتح مکہ کبھی کوئی اندرونی نشان بات بات مین اللہ تعالےٰ کی فوق الفوق اور غیب الغیب ہستی کا پتہ لگتا ہے کبھی کسی رؤیا اور کشف کا سننا اور پورا ہونا ان کی ایمانی قوتون کے بڑھانے کا موجب ہوتا ہے۔ جسطرح بارش سے سبزہ بڑھتا ہے اُسی طرح پاک صحبت مین رہکر یہ گروہ ایمانی نشوونما پاتا اور نشان پر نشان دیکھکر خدا کے زندہ ہونیکا یقین تازہ کرتا تھا۔ پس یاد رکھو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک پاک نمونہ دنیا مین موجود ہے۔ اب اگر اس نمونہ کے خلاف کوئی صوفی اور پیر اخلاقی اور روحانی قوتون کے تزکیہ اور نجاستون کے پاک کرنے کے واسطے کوئی ریاضت یا وظیفہ بتلاتا ہے تو مین کھول کر کہتا ہون کہ یاد رکھو اور پھر یاد رکھو کہ وہ طریقہ خدا سے نہین اور وہ نمونہ حقہ نہین ہے بجز اس کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا اور صحابہ نے جس کی شاگردی کی وہی منجانب اللہ ہے باقی اپنے خیالات اور خود تراشیدہ باتین ہین۔

پس ان سے بچو! اور دور بھاگو!! کہ انمین زندگی کی روح نہین!!!

اب پھر مین اصل مطلب کیطرف رجوع کرکے کہتا ہون کہ خدا تعالےٰ کے نشان جب نازل ہوتے ہین تو کس کا ایمان بڑھتا ہے؟ ایمان مین ان کے ترقی ہوتی ہے جنکو پہلے سے نور ایمان ملا ہے۔ آفتاب کی روشنی سے وہی بہرہ ور ہوگا جس کی آنکھ مین روشنی ہے اندھا اس سے کیا فائدہ اُٹھائے گا۔ میرے دوستو!! کیا آج اللہ تعالےٰ کی شکر گذاری کی جگہ نہین؟ کہ ٹھیک اسی طرح سے جیسے ہمیشہ سے سنت اللہ چلی آئی ہے خدا تعالےٰ کے نشانات کی بارش ہو رہی ہے۔ ہر ہفتہ مین دو تین مرتبہ خدا کے برگزیدہ اور خلیفہ کے منہ سے ایسی باتین سنی جاتی ہین جو انسانی طاقتون سے برتر ہوتی ہین۔ پھر ان کو اُسیطرح پورا ہوتے دیکھکر یقین و معرفت کی قوت مین ایک استحکام اور طاقت آتی ہے۔ آج صرف ہم ہین جو ان آیات کے موافق کہہ سکتے ہین کہ ہمارا ایمان بڑھتا اور تازہ ہوتا ہے۔ ایک عاجز انسان بے زر۔ بے سامان۔ بے زور یعنی دنیوی زور اور طاقت نہین رکھتا اور پھر ایک گاؤن مین پڑا ہے۔ ہم دیکھتے ہین کہ وہ نہ کسی قسم کے منصوبے کرتا ہے اور نہ کر سکتا ہے نہ کسی خادم کو دُکھ دیتا ہے نہ اس کے ہاتھون مین کبھی گدگدی ہوتی ہے کہ کسی بڑے سے بڑے قصور پر بھی کسی کو تھپڑ مارے پھر اس بیکسی و ناطاقتی کی حالت مین کبھی بدر کے قائمقام کسی ایک پادری نہ ایک نہ دو بلکہ سیکڑون بعض ہندوون اور ناعاقبت اندیش مسلمانون کی مجموعی طاقت سے اُسکو نیچا دکھانے کے لئے اور بیگناہ پھانسی کے واسطے اقدام قتل کا مقدمہ کیا جاتا ہے۔ ایکطرف مادی عقل کے بندے نہین بیٹھے ایسی متفقہ کوشش کو دیکھکر فتوے دیتے ہین کہ اب اس کا خاتمہ ہے۔ مگر ادھر آسمان سے ملائکہ اُسکو اور اُس بے قصور اسیر ابتلا کی راحت بخش آواز سے تسلی اور اطمینان بخشتے ہین اور وہ پورے زور سے اپنی بریت کی بشارت دیتا ہے۔ اب یہ واقعات بتلاتے ہین کہ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدر کے مقام پر فتح ہوئی ٹھیک اُسی کے رنگ مین اس کو بد اندیش دشمنون کے مقابلہ پر بالکل اُسی طرح جیسے وہ پہلے کہہ چکا تھا فتح ملتی ہے۔ اور یون خدا کی باتین پوری ہوتی ہوئی ہم آئے دن دیکھتے ہین۔

اس نئے مقدمہ مین کسی کے پاس دانت نکالکر تضرع نہین کی۔ اور نہ اُسے ضرورت پڑی مگر پھر بھی وہی فتحمند ہوا۔ جسکو انا الفتاح کہنے والے نے بشارت دی تھی والحمد للہ علی ذالک

اب تم ہی بتلاؤ! اے قوم کے برگزیدہ لوگو! اے رفتار زمانہ سے آشنا مردو!! ذرا انصاف تو کرو اور کہو کہ کیا ایسے وقت مین قبل از وقت اسحالت مین جبکہ مادہ پرست سطحی خیالات کے بندے!! دنیوی تدبیرون کے فرزند اس کے استیصال کا فتویٰ دیتے ہون اور بیشک ظاہری حالات اسی قسم کے ہون یہ کہدینا کہ مین بری ہون گا خدا تعالےٰ کی تائید اور نصرت کے بدون ممکن ہے؟ ہرگز نہین ہرگز نہین!

پھر

آج کون صوفی یا گدی نشین ہے جسکے پاس رہکر اس الحاد کے زمانہ مین خدا تعالےٰ پر ایمان زندہ رہ سکتا ہے؟ بولو تو سہی! کیا سنگھڑ۔ اور رتڑ چھتڑ۔ بریلی۔ کلیر۔ پاک پٹن یہان وہان کی گدی ایمان کو زندگی بخش سکتی ہے۔؟ یقیناً نہین ان گدیون مین فاسق کافر ہون ان مین کچھ امتیاز نہین کوئی فتنہ و امتحان ایسا نہین جو یہان ہے حاکمون کی طرف سے کوئی نگرانی نہین کوئی قطع التعلق اور فتنہ نہین۔ قوم کی طرف سے کفر کے فتوے اور قتل کے فتوے نہین۔ یہی ثبوت اس امر کے لئے کافی ہے کہ وہ خدا سے نہین ہین۔ ایمان کے زندہ کرنے کے لئے ابتلا ضروری ہین مامور من اللہ ابتلاؤن کے نرغہ مین ہوتا ہے کہ خدا پر ایمان زندہ کرے۔ اسکو مختلف قسم کے معرکے اور ہنگامے پیش آتے ہین اور قبل از وقت خبر دیکر وہ کامیاب ہوتا ہے تا لوگون کو دکھلائے کہ وہ خدا کی نگرانی مین ہے۔ بجز اس کے اور کوئی راہ نہین جو خدا تک پہنچا سکے اور یقیناً نہین!!!

مین خدا تعالےٰ کو گواہ رکھکر اسوقت مسجد مین اور پھر محراب مین کھڑا ہو کر خدا کے پاک کلام کو ہاتھ مین لئے ہوئے ایک قوت اور بصیرت کے ساتھ کہتا ہون کہ یہی ایک سلسلہ ہے جو ہادی کامل صلے اللہ علیہ وسلم کے

نقش قدم پر ہے - پس میرے دوستو!
جو دور ہو یا نزدیک ہو سن لو کہ کسقدر
فخر کی بات ہے کہ ہمارا ایمان نت نئی
شادابی حاصل کرتا ہے تم جانتے ہو
کہ اس روز جب **طاعون** کی خبر آئی تھی
کہ وہان حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کی
نشانات کا ایک پتہ ملتا ہے تو ہمارے
سید و مولیٰ **امام** کو کسقدر خوشی
ہوئی تھی میںنے اس خوشی کو محفوظ رکھا ہی
یہ خوشی صرف دین کی کامیابی کی راہ
نکلنے کی وجہ سے تھی - اس خوشی کا باعث
صرف یہ تھا کہ اسلام کی زندگی! ہادی انام
علیہ الصلوۃ و السلام کی زندگی!! اور
قرآن کریم کی حیات کی ایک ممتاز راہ ہی
یاد رکھو کہ اس قسم کی عزت اور دینی
حمایت مامورمن اللہ کے سوا ہو نہیں سکتی!!!

پس میرے دوستو!

تم جان ہو سنو کہ خدا نے ہمکو موقع دیا
ہے کہ ہم اپنے ایمان کو تازہ کرین اور
ایک بصیرت اور معرفت حاصل کرین -

مگر یہ امر بھی سا تھ ہی ہے
کہ وہ جنکے دل بیمار اور جنکی روح مردہ ہی
وہ ایمان کی لذت اور یقین کی حلاوت کی
حس کو کھو بیٹھے ہین اس لئے نشان پر
نشان دیکھتے ہین مگر مردہ کیطرح بےحس
و حرکت پڑے ہین - دیکھو! **کسوف**
خسوف نے کسکو خوشی دی؟ ہمکو
لیکھرام اور آتھم نے کسکو خوش کیا؟ ہمکو!!
لیکن جو بدظنیون کے گڑھے مین گرے ہین
انھون نے اور بھی بغض و عداوت مین
ترقی کی - کاش! وہ دیکھتے اور ذرا
دانش سے کام لیتے کہ ہر سال انپر کیسی
شرمندگی کی بلا آتی ہے - ہر سال
ہمارے دشمن ہماری قطعی ہلاکت کا حکم
لگاتے ہین مگر جب وہ دیکھتے ہین کہ پہلے
سے زیادہ قوت اور زور کے ساتھ ہم
بڑھتے ہین تو ندامت سے ڈوب نہین مرتے
مجھے خوب یاد ہے کہ جب ہمارے امام
دہلی مین تھے میرے مخدوم مولوی نور الدین
صاحب نے آنے کا ارادہ کیا عبدالواحد
غزنوی نے کہا کہ مت جاؤ مرزا دہلی
مین پہنچا دہلی سے نکل کر ہلاک ہو جاوے گا

مگر **کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم** کیا حی و قیوم خدا کا ہمکو
اب تک زندہ رکھنا ان لوگون کے لئے ڈوب
مرنے کی جگہ نہین - ؟

ہنری کلارک کے مقدمہ مین
دشمن کہتے تھے کہ خاتمہ ہو گیا؟ کیا نجات
کے بعد ان کے لئے منہ چھپانیکا مقام
نہ تھا؟

ابھی پچھلے مقدمہ مین سنت اللہ
سے ناواقف - خدائی باتون سے ناآشنا
الہام کے مدعی کہہ اٹھے تھے کہ اب
اس مقدمہ کے بعد اس سلسلہ کا خاتمہ
ہے؟ کیا دن دونی رات چوگنی ترقی
نے ان کو ابھی سوچنے اور غور کرنے کی
طرف توجہ نہ دلائی؟ آہ! وہ کیون
نہین سوچتے!! اور کیون نہین سوچتے!!!
حق تو یہ تھا کہ اب خدا کے اس مامور پر
ایمان لے آتے اور اس ایمانی لذت اور
معرفت یقین کی حلاوت سے بہرہ اندوز
ہوتے جو مومن کے لئے مخصوص ہے
مین اس سلسلہ کو کہان تک لمبا کرون یہ
ناعاقبت اندیش ہر سال مین دو دفعہ یا
ایک دفعہ بربادی کا حکم لگاتے ہین مگر
ان کی باتین ان کے ہی منہ پر ماری جاتی
ہین اور یہ خدا کا مرد بڑھتا ہے اور
پہلے سے زیادہ قوت و استحکام کے ساتھ
قدم اٹھاتا ہے **ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ** -

ان ناعاقبت اندیشون نے
جب ہر طرف سے ذلت ہی ذلت دیکھی
تو اب مشہور کیا ہے کہ ولایت ختم ہو گئی
مگر عنقریب **تریاق القلوب** ان کو
بتلاوے گا کہ وہ کیا کرتا ہے -

الغرض دوستو! آج ان آیات کی
عظمت اور سچائی دنیا مین صرف یہی سلسلہ
عملی طور پر دکھا رہا ہے پس اس کی قدر
کرو - اور اس سے فائدہ اٹھاؤ -
اللہ تعالیٰ مجھکو اور میرے حاضر و غائب
دوستون کو سچی قدر کی توفیق دے
اور ہماری زندگی موت اور حشر اسی سلسلہ
مین ہو - **رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ** آمین

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ

مندرجہ بالا الفاظ جو اسلام کے پہلی اصل
کے نام سے موسوم ہین اپنے اندر جو
کمالات رکھتے ہین ہم چاہتے ہین کہ کسی
قدر مختصر طور پر انھین بیان کرین -

اس کلمہ کے دو جز ہین - پہلا جزو
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے جس کے معنی
ہین کہ کوئی بھی (خواہ وہ کچھ ہی کیون نہ ہو)
بجز اللہ تعالےٰ کے محبوب مطلوب
معبود اور مطاع نہین +

محبت کا منبع اور اصل دو چیزین ہین -
اول محبوب کا کمال حسن مین یکتا اور فرد ہونا
دوم اس کے احسانات اور انواع و
اقسام کی مروتون کا بے انتہا ہونا - پس
اللہ تعالےٰ کے حسن اور احسان کے مقابل
مین کیا چیز ہو سکتی ہے - جب کہ ہر ایک
چیز اس کی مخلوق اور پھر ہر چیز انسان
کی خادم اور بے منت و مزدوری اسکے
کام مین لگی ہوئی ہے اور ہر ایک اپنی زبان
حال سے **يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ** کے مصداق ہے

لہذا کوئی محبوب - اگر ہو سکتا ہی
تو وہی جسکو **اللہ** کہتے ہین - اور **اللہ**
لغت عرب کی رو سے اسکو کہتے ہین جو تمام
صفات کاملہ سے موصوف اور تمام
نقایص اور عیوب سے منزہ اور مبرا ہو
یہی وجہ ہے کہ **اللہ** تعالےٰ کو **قرآن**
شریف مین ہر جگہ موصوف کیا ہے

غرض **اسلام** نے بتلایا ہے
کہ دنیا مین اگر کوئی محبوب ہو سکتا ہے تو
وہ **اللہ** ہے - محبوب مطلوب ہی ہوتا
ہے اور لذت محبت کا تقاضا ہی عبادت
جون جون انسان پر خدا تعالےٰ کے حسن و
احسان کے نظارے کھلتے جائین گے اور
ظلمانی حجب اور درمیانی پردے اٹھتے
جائین گے وہ اپنی عبودیت کے اقرار مین
ترقی کرتا جائے گا اور اس کی رضا جوئی
کے لئے مشتاق وار دوڑے گا -

پرستش کے بھی تین درجے ہوتے ہیں یا از روئے خوف کے ہو یا پرستش از روئے طمع کے یا پرستش از روئے محبت کے۔ ان تین مراتب کے علاوہ ایک اور درجہ بھی پرستش کا ہے جو از روئے تشکر کے ہوا کرتی ہے اور حقیقت میں شکر اُس حمد کا نام ہے جو منعم کے عطاء انعام پر کی جاتی ہے اور یہ پرستش ہر سہ اقسام متذکرہ بالا پر مشتمل ہے۔ اب معلوم ہوا کہ تحقق کامل مضمون لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا یہ ہے کہ صرف اُسی سے ڈرے اور اُسی سے اُمید رکھے اور اُسی ایک سے پیار کرے ڈر انسان کو اُس سے پیدا ہو سکتا ہے جو انسان کی اپنی مجموعی طاقتوں سے بالاتر اور قوی تر ہو۔ پس اللہ تعالیٰ سے بڑھکر جو القہار ہے کون قوی ہو سکتا ہے ہوی اُس کی صفت القہار ہے اُسکی صفت غالب اُسکی صفت ذو انتقام اُسکی صفت وہ پھر کوئی قوت کوئی طاقت زمین آسمان میں کونسی ہو سکتی ہے جس سے انسان ڈرے ؟ صرف اُسی سے اور ہاں اُسی سے جو اللہ ہے طمع اور اُمید اُس سے پیدا ہو سکتی ہے جو املاک و خزائن کا مالک ہو۔ اور با این ہمہ احسان اور عام ربوبیت اُس کی شان ہو۔ اب غور کرو کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھکر کون خزائن و املاک کا مالک ہو سکتا ہے وہ جسکو چاہے بادشاہ کرے اور جسے چاہے ذلیل کرے وہی ہے جو خزائن کا مالک ہے اور پھر وہی ہے جو رب العالمین ہے رحمٰن ہے رحیم ہے بدون کسی عمل کے ہماری پرورش کر رہا ہے اور بے انتہا اجرام ارضی و سماوی کو ہماری کام میں لگا رکھا ہے پس اُس سے بڑھکر جائے اُمید کون ؟

محبت کے لئے ہم حسن اور احسان اصل بتلا چکے اور یہ اکمل طور پر اللہ تعالیٰ میں پائے جاتے ہیں بلکہ ایسے طور پر کہ کل دنیا کی مخلوق بھی ابداً ابداً اُس کے احسانات و حسن کا ایک شمہ بھی بیان نہیں کر سکتے۔ غرض توحید کے ان مدارج کو حاصل کرنا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا مفہوم اور مقصود ہے۔ مگر اس توحید تک پہنچنا انسان کے اپنے ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کے فضل پر موقوف ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ اُسکی رحمت کا دسترخوان وسیع اور عام ہے اپنے اس فضل کو بھی مخصوص نہیں کیا عام کیا جو چاہے اُس سے بہرہ حاصل کرے۔ ہاں جیسا کہ اُسکا قانون اور سنت ہے کہ ہر ایک حاجت کے پورا کرنے کے لئے ایک ایک وسیلہ اور اسباب رکھدیا ہے جیسے کانوں کی شنوائی کے لئے ہوا کا وجود اور بینائی کے لئے سورج کی روشنی۔ اسی طرح پر اُس فضل کے حقداروں کے لئے ایک ذریعہ رکھا ہے جو قرآن شریف کے نام سے موسوم ہے۔ اسجگہ اُن لوگوں کے وہم کا بھی ازالہ ہوتا ہے جو یہ کہتے ہیں اگر جب مدار نجات توحید پر ہے تو پھر مسلمان کی کیا خصوصیت ہے بلکہ جو شخص توحید اختیار کریگا وہ نجات پالے گا۔ یہ ایک دھوکا ہے جو غور نہ کرنے والی کج رو طبیعتوں کو پیدا ہوا ہے اُن کو خیال کرنا چاہیے کہ بیشک مدار نجات توحید پر ہے لیکن توحید کا حاصل کرنا اور صدہا وساوس اور ظنون متناقض توحید سے اپنے دل کو پاک کرنا یہ ایک ایسا امر ہے جو ایک کامل قانون اور مصفا اور اتم ہدایت کے بدون ممکن نہیں ہے جو قرآن شریف ہے کیونکہ اکمل و اتم ہدایت ہونے کا اُسکا دعویٰ ہے اور نہ صرف دعوے بلکہ ایک ثابت شدہ صداقت ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ دنیا میں بجز اہل اسلام کے اور کوئی فرقہ توحید خالص پر قائم نہیں اور ذات باری کے ساتھ مختلف شریک اُن کو تجویز کرنے پڑے۔ پس توحید کامل جس پر مدار نجات ہے وہ صرف قرآن شریف لایا ہے اور دوسرے لوگوں کی توحید وہ اصل توحید ہی نہیں۔ بلکہ وہ شرک کی ملونی اپنے اندر رکھتی ہے پس قرآن شریف پر ایمان لانا ضروری ہوا۔ تاکہ وہ کامل تیقن جو توحید کا مفہوم ہے حاصل ہو۔ اور یہ اُسیکو دیا جاتا ہے جو کتاب اللہ پر ایمان لاتا ہے۔ اور یہ امر بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ توحید کامل محبت الٰہیہ کے لئے لازمی ہے۔ اور یہ امر خدا تعالیٰ نے خود فیصل کر دیا ہے کہ محبت الٰہیہ کا حصول بدون محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو نہیں ہو سکتا جیسے کہ خدا نے فرمایا

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ

فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ پس

کلمہ شریف کے دوسرے جزو پر ایمان لانا ضروری ہوا۔ یہ ہے مختصر سی حقیقت کلمہ طیبہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کی

ستارہ قیصرہ

مندرجہ بالا نام کا ایک مختصر رسالہ ابھی چھپکر طیار ہوا ہے جسمیں حضرت ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی برکات کا ذکر ہے اور یہ بیان ہے کہ جناب ملکہ ممدوحہ کے عہد عدالت مہد میں اور اُن کے نہایت روشن ستارہ کی تاثیر سے انواع اقسام کی زمینی اور آسمانی برکتیں ظہور میں آئیں ہیں۔ الغرض یہ ایک دلچسپ اور لطیف رسالہ ہے اسکی صرف (۳۵) کاپیاں طبع ہوئی ہیں قیمت ۲ر ہے مہتمم مطبع ضیاء الاسلام قادیان کے نام درخواست کرنے پر مل سکتا ہے۔

قبول اسلام

اخبار عام مظہر ہے کہ مراد آباد کو مشہور منشی اندرمن مرادآبادی کے نبیرہ بھگوتی سہائے پسر لالہ نراین داس پلیڈر نے اہلی میں اسلام قبول کیا۔ منشی اندرمن کو جسقدر اسلام کے ساتھ ضد اور عداوت تھی وہ اظہر من الشمس ہے مگر کرشمہ قدرت تو دیکھو اُنکی نسل میں سے اسلام کی صداقت پر مہر لگانیوالا پیدا ہوا والحمد للہ علی ذالک

مرہم عیسی یا مرہم رسل یا مرہم حواریین

یہ مرہم نہایت مبارک مرہم ہی خونی زخموں اور جراحتوں اور نیز زخموں کے نشان معدوم کرنیکے لئے نہایت نافع ہی

یہ وہ مرہم ہے جو واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام کے تئے صلیبی زخموں کے واسطے بنائی گئی تھی جب کہ جب مسیح صلیب کے بعد اپنے حواریوں کو ملے اور اپنے وہ زخم اُن کو دکھائے جو صلیب پر کھینچنے سے آپ کے ہاتھوں اور پیروں میں لوہے کے کیل ٹھونکنے سے لگ گئے تھے تو حضرت مسیح کے اُن چوٹوں اور زخموں کے لئے یہ مرہم طیار ہوئی

جو برابر چالیس روز تک حضرت مسیح کی صلیبی زخموں پر لگتی رہی اور اسی سے خدا تعالیٰ نے آپکو شفا بخشی

اور اس مرہم کا اس تواتر سے طبی کتابوں میں ذکر ہے کہ ہر ایک مذہب کی فاضل طبیب نے کیا عیسائی ڈاکٹر اور کیا یہودی مجوسی طبیب اور کیا اطباء اسلام سب نے اس مرہم کو اپنی اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور سب نے اس مرہم کے بارہ میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے لئے حواریوں نے اسکو بنایا تھا ❀ چنانچہ ہزار کتاب سے زیادہ میں اس مرہم عیسی کا ذکر معہ تسمیہ درج ہے اور اس کے عجیب و غریب فوائد کی سب نے شہادت دی ہے اور اسکی اکسیر تاثیر کو تمام طبیبوں نے تسلیم کیا ہے غرض اس مرہم کی تعریف میں اسقدر لکھنا کافی ہے کہ

حضرت مسیح تو بیماروں کو اچھا کرتے تھے مگر اس مرہم نے حضرت مسیح کو اچھا کیا

یہ مرہم تمام قسم کے زخموں کیلئے نہایت پر تاثیر دوا ہے

اس کے لگانے کیساتھ ہی زخم کی اصلاح شروع ہو جاتی ہے اور پھر زخم مندمل ہو جاتے ہیں مندرجہ ذیل امراض کے لئے جسقدر مرہم اور مالش کے تیل آجکل رائج ہیں سب سے بہتر اور زود اثر مفید ہی نہایت احتیاط سے اصل اجزا کو مہیا کر کے اس مرہم کو طیار کیا جاتا ہے

طاعون کے زخم ❊ خنازیر کے گھاؤ ❊ گلٹیاں ❊ چوٹوں کے زخم ❊ پھنسی ❊ پھوڑے ❊ گنج ❊ خارش ❊ طرح طرح کی جلدی بیماریاں ❊ ہر قسم کے ناسور ❊ پرانے گندے زخم ❊ تلی کا ورم ❊ بواسیر کا درد ❊ ہاتھوں کا سردی سے پھٹ جانا ❊ کان سے ریم بہنا ❊ جانوروں کا کاٹ لینا ❊ جلجانا ❊ عورتوں کی خطرناک بیماریاں ❊ وغیرہ وغیرہ ❊ قیمت فی ڈبیہ عہ-۱۲ار